

# سنہ ۱۰۰۰ اور اق

تاریخ اسلامی سے چمکتے دکتے واقعات

عبد المالك مجاهد



maktabaquddusia.com



# مسنہرے اوراق

تاریخ اسلامی سے چمکتے دکتے واقعات

# سُنہرے اوراق

تاریخ اسلامی سے چمکتے دکتے واقعات

تالیف

عبدالملک مجاہد



دارالسلام

کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ

ریاض • جدہ • خیر • شامیہ  
لاہور • لندن • میونسٹن • نیویارک



## عرض مؤلف

غالباً 1998ء کی بات ہے، میں ریاض میں وزارت مذہبی امور کے شعبہ اوقاف کے ڈپٹی منسٹر جناب ڈاکٹر عبدالرحمن مطرودی کے پاس بیٹھا تھا۔ موصوف نہایت ذہین و فطین آدمی ہیں۔ انگلینڈ میں پڑھتے رہے، وہیں سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ ہمارا موضوع سخن اسلامی کتابوں کی اشاعت تھا۔ انہوں نے گفتگو کا رخ بدلا اور کہنے لگے: ”دارالسلام نے اب تک نوجوانوں کے لیے کتنی کتابیں شائع کی ہیں؟“ میں نے عرض کیا: ”کوئی خاص نہیں۔ یہ بات ہمیشہ میرے ذہن میں رہی ہے کہ دارالسلام کو نوجوانوں کے لیے کتابیں شائع کرنی چاہئیں۔ ہرچند کہ بعض کتابیں میں نے نوجوانوں کے لیے بطور خاص لکھوائی ہیں مگر یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس سلسلہ میں کوئی قابل قدر کام ہوا ہے، البتہ مستقبل میں اس پر ضرور توجہ دوں گا۔“ اُس وقت میرے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ایک دن میں خود کسی کتاب کا مؤلف بن جاؤں گا اور وہ نوجوان نسلوں کے لیے لکھی جائے گی۔

دارالسلام کا سن تاسیس 1992ء ہے۔ مجھے کتب کی نشر و اشاعت کے سلسلے میں بے شمار سفر کرنا پڑے۔ دوران سفر ہوائی جہاز میں یا ہوٹل میں قیام کے دوران مطالعہ کا وقت مل جاتا ہے۔ دوپہر کے قیلولہ یا رات سونے سے پہلے کسی نہ کسی کتاب کا مطالعہ تو پرانی عادت ہے مگر سفر میں کچھ زیادہ ہی وقت مل جاتا ہے۔ میں اپنے ہمراہ ہر سفر میں دو تین عربی کتابیں ضرور رکھتا ہوں۔ دوران مطالعہ نوٹ کیا کہ ہماری اسلامی تاریخ ایسے ایسے شاندار واقعات سے بھری پڑی ہے جنہیں پڑھ کر حیرت ہوتی ہے۔ ہماری تاریخ میں کتنے عظیم لوگ پیدا ہوئے جن کے کارہائے نمایاں روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔ بلاشبہ یہ سنہرے اوراق ہیں۔ اسلامی تاریخ کے چمکتے دھمکتے واقعات، سلف صالحین کی زندگی کے

## فہرست مضامین

|    |                                        |
|----|----------------------------------------|
| 05 | جب کداء سے گھوڑوں کی آمد ہوئی          |
| 11 | عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام |
| 17 | بچپن ہی میں نبوت کی خوشخبری            |
| 24 | بے سود فیاضی                           |
| 28 | وفادار اعرابی                          |
| 31 | وعدے کا پاس                            |
| 33 | درگزر کرنے والے                        |
| 34 | دشمن جاں پر مہربانی                    |
| 35 | اور وہ کامیاب ہو گیا                   |
| 37 | میں بڑا ہی منحوس ہوں                   |
| 38 | اینٹ اور شراب                          |
| 39 | صدقے سے علاج                           |
| 41 | ٹوٹ گئے منکے                           |
| 44 | خوش نصیب چرواہا                        |
| 46 | جے اللہ رکھے!                          |
| 47 | فضیلت کا تقاضا                         |
| 48 | سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ کی فراست     |
| 50 | انداز اپنا اپنا                        |
| 52 | وہ پھر بھی مشتعل نہیں ہوا              |

|     |                      |
|-----|----------------------|
| 53  | پسند کی احادیث       |
| 54  | دربان اور حکمران     |
| 56  | چاہ کن را چاہ در پیش |
| 60  | زیادہ بخی کون؟       |
| 63  | ہر مصیبت کا علاج     |
| 64  | ایشار کی عمدہ مثال   |
| 66  | ایک دوسرے کے بھائی   |
| 69  | میں دجال نہیں!       |
| 70  | نا کام سازش          |
| 72  | اعرابی کی حاضر جوابی |
| 74  | لمحہ فکریہ           |
| 77  | موت                  |
| 79  | عزت و وقار کا پیمانہ |
| 82  | نبی کریم ﷺ کا مزاج   |
| 84  | سوچ کا انداز         |
| 86  | موتیوں کا ہار        |
| 90  | بدعتی اور حوض کوثر   |
| 93  | قیامت کی نشانیاں     |
| 95  | حق گوئی              |
| 98  | گدڑی پوش مجاہد       |
| 103 | شہزادے کو قیمتی وصیت |

|     |                                |
|-----|--------------------------------|
| 105 | گھر سے مسجد تک                 |
| 107 | عظیم سخاوت                     |
| 108 | نیند اور موت                   |
| 109 | کامیاب حکمران                  |
| 110 | کاتب وحی کی ذہانت              |
| 112 | صحرا کا بیٹا                   |
| 120 | امیر ہو تو ایسا!               |
| 122 | عزت والا کون؟                  |
| 123 | پانچ خاص چیزیں                 |
| 124 | ابودجانہ رضی اللہ عنہ کی شجاعت |
| 127 | سب سے پہلے سفیر                |
| 135 | غیبی طاقت                      |
| 138 | سوء خاتمہ                      |
| 139 | آخری جنتی                      |
| 146 | خلیفہ اور رعایا                |
| 148 | دوستی کا حق                    |
| 152 | خدمت کا صلہ                    |
| 154 | ایک حاجت مند حاکم کی کہانی     |
| 159 | اللہ کے لیے محبت کا صلہ        |
| 160 | مسلمان کی پردہ پوشی            |
| 163 | کسی کو پتہ نہ چلے              |

|     |                                  |
|-----|----------------------------------|
| 165 | وہ بلا کا ذہین و بہادر تھا       |
| 172 | غلام کی سخاوت                    |
| 174 | بے بس بت                         |
| 178 | تھپڑ مارنے کا انجام              |
| 179 | طلب حدیث میں کوشش                |
| 180 | ایک مشورہ                        |
| 182 | تیس ہزار دینار کا بیٹا           |
| 186 | پہلا مولود                       |
| 195 | خوشہ انگور کے بدلے وزارت         |
| 205 | تواضع اور صدقہ کے ثمرات          |
| 207 | جان دینا منظور ہے                |
| 209 | وہ تو میرا ہو چکا                |
| 212 | اپنی اپنی تمنا                   |
| 214 | غفو و درگزر کی اعلیٰ ترین مثالیں |
| 220 | قویٰ اور امین                    |
| 222 | کسریٰ کے کنگن                    |
| 233 | مسلمان جن                        |
| 236 | جنت کی کھجور                     |
| 241 | موت کی کیفیت                     |
| 244 | وعدہ کی پاسداری                  |
| 245 | والدین کا مقام                   |

|     |                             |
|-----|-----------------------------|
| 246 | تقویٰ اور اس کا انعام       |
| 252 | فرشتے مصافحہ کریں!          |
| 254 | چرواہے کا تقویٰ             |
| 256 | سفیان ثوریؒ کا خط           |
| 266 | سرداری کے مستحق             |
| 267 | حجاج اور اعرابی کا مکالمہ   |
| 269 | موسیٰ علیہ السلام کی سرگوشی |
| 271 | پانچ باتوں کا علم           |
| 273 | خاتمہ بالخیر                |
| 274 | نیت کا پھل                  |
| 276 | جہنم رسید ہو گیا            |
| 277 | ایک بد بخت                  |
| 279 | ایمان فروش                  |
| 281 | ابوبکر صدیقؓ کا تقویٰ       |
| 282 | بہترین سفارش                |
| 284 | واثق باللہ کی ذہانت         |
| 285 | دوراندیش دشمن               |
| 287 | غصہ میں حلم و بردباری       |
| 289 | زندہ شہید                   |
| 291 | شہر کی کنجیاں               |
| 295 | خیر و بھلائی کی خصلتیں      |

## جب کداء سے گھوڑوں کی آمد ہوئی

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کا قصہ بیان کرتے ہیں کہ میں ملک یمن میں تجارتی قافلے کے ساتھ گیا ہوا تھا۔ قافلے میں ابوسفیان بن حرب بھی تھے۔ یمن میں قیام کے دوران ہمارا معمول یہ تھا کہ ایک روز میں کھانا پکا کر ابوسفیان اور قافلے کے دیگر افراد کے پاس لے جاتا اور کھانا کھلاتا، اور ایک دن ابوسفیان کھانا پکاتے اور ساتھیوں کو کھلاتے۔ گویا ہم باری باری یہ ذمہ داری نبھاتے۔

ایک دن جب کہ میری باری تھی اور میں کھانا پکا رہا تھا کہ ابوسفیان بن حرب میرے پاس آئے اور کہا: ابوالفضل! کیا آپ ایسا کر سکتے ہیں کہ آپ ہمارے ڈیرے پر تشریف لائیں اور کھانا بھی وہیں منگالیں؟ میں نے کہا: کوئی حرج نہیں ہے۔ چنانچہ میں اپنے دیگر ساتھیوں کے ساتھ ابوسفیان کے ڈیرے پر پہنچا اور کھانے پینے کا سارا سامان وہیں منگالیا۔

جب سارے لوگ کھانا کھا کر فارغ ہو گئے اور چلے گئے تو ابوسفیان نے مجھے اپنے پاس ہی روک لیا اور گویا ہوئے:

«هَلْ عَلِمْتَ أَنَّ ابْنَ أَخِيكَ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ!؟» .

”آپ کو معلوم ہے کہ آپ کا بھتیجا دعویٰ کر رہا ہے کہ وہ اللہ کا رسول ہے؟“

میں نے پوچھا: میرا کون سا بھتیجا؟

ابوسفیان نے کہا: آپ مجھ سے چھپا رہے ہیں، آپ کے ایک بھتیجے کے سوا بھلا

یہ بات کون کہہ سکتا ہے!

میں نے پوچھا: میرا کون سا بھتیجا، اس کی نشاندہی تو کریں۔  
 ابوسفیان نے کہا: آپ کا بھتیجا محمد، جو آپ کے بھائی عبداللہ کا بیٹا ہے۔  
 میں نے کہا: نہیں نہیں، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔  
 ابوسفیان نے کہا: نہیں بلکہ یہ سچ ہے کہ اس نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔  
 پھر ابوسفیان نے اپنے بیٹے حنظلہ بن ابی سفیان کا بھیجا ہوا خط نکال کر مجھے دکھایا جس کا مضمون کچھ یوں تھا:

«إِنَّ مُحَمَّدًا قَامَ بِالْأَبْطَحِ غُدُوَّةً، فَقَالَ: أَنَا رَسُولُ اللَّهِ،  
 أَدْعُوكُمْ إِلَى اللَّهِ».

”صبح محمد نے بطحاء مکہ (وادی مکہ) میں کھڑے ہو کر لوگوں کے سامنے اعلان کیا ہے: میں اللہ کا رسول ہوں، اور تمہیں اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔“  
 میں نے کہا: ابوحنظلہ! ممکن ہے، وہ سچ کہہ رہا ہو۔

ابوسفیان جلدی سے گویا ہوئے: چپ رہیے ابو الفضل! اللہ کی قسم! خدا را آپ ایسی بات نہ کہیں، مجھے تو خدشہ ہے کہ آپ بھی بغیر سوچے سمجھے اس کے دعوے کی تصدیق نہ کر بیٹھیں۔ پھر ابوسفیان نے کہا: اے بنو عبدالمطلب! اللہ کی قسم! قریش کا دعویٰ ہے کہ لوگوں کے لیے تم (یعنی بنو عبدالمطلب) نحوست بھی ہو اور سعادت بھی اے ابو الفضل! میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا آپ نے یہ بات نہیں سنی ہے؟

میں نے کہا: ہاں، سنی تو ہے۔

ابوسفیان نے کہا: پھر اللہ کی قسم! یہ (محمد) تم لوگوں کی طرف سے نحوست ہے۔